

بیوٹی پارلر کی تعلیم اور کاروبار

س: آج کل بیوٹیش اور بیوٹی پارلر کی تعلیم، کاروبار اور رواج عام ہو رہا ہے۔ ایک خاتون نے انگلینڈ کے ایک کالج میں ایک سالہ ڈپلومہ ٹریننگ کورس میں داخلہ لیا ہوا ہے۔ میں اس قسم کی تعلیم اور کاروبار کو جائز نہیں سمجھتا لیکن ان کا کہنا ہے کہ ”اس میں کوئی ہرج نہیں کیونکہ اسلام میں عورتوں کے بخنس، سنور نے اور سنوارنے کی اجازت ہے، جب کہ باقاعدہ دکان بھی نہیں کھوئی جائے گی۔ عورتیں گھر پر آ جاتی ہیں یا اپنے ہاں لے جاتی ہیں جس سے معقول اور جائز آمدی ہو سکتی ہے۔“ صحیح موقف کیا ہے؟

ج: آپ کے سوال کے دو پہلو غور طلب ہیں: اول یہ کہ تزیین و آرائش کے طریقوں کی تعلیم چاہے وہ آرائش گیسو ہو، غازہ کا صحیح تناسب سے استعمال ہو، کیا ایسے فن کی تعلیم اسلامی نقطہ نظر سے جائز ہوگی یا ناجائز؟ دوسرا یہ کہ زینت اختیار کرنا کیا بجائے خود مکروہ ہے یا حرام؟

اگر غور کیا جائے تو ہر وہ علم جو معاشرتی اور عالمی زندگی کو زیادہ محکم بنانے والا ہو اور اس میں شریعت کی کسی نص کی خلاف ورزی نہ ہو رہی ہو، اصولاً مباح ہو گا۔ علم کا استعمال جب بھی کسی شخص یا برائی کے فروغ کے لیے ہوتا وہ حرام ہو جائے گا۔ اگر ایک خاتون بیوٹیش کی حیثیت سے خواتین کو بناو سمجھدار کی خدمت اپنے گھر میں بیٹھ کر فراہم کرتی ہے تو اس میں کسی شرعی اصول سے لفڑا نہیں پایا جاتا، البتہ اسراف، نمود و نماش، لغویات اور وقت کے مصرف اور ترجیحات کا پہلو بھی سامنے رہتا چاہیے۔ تاہم، اگر وہ بازار میں دکان کھول کر بیٹھتی ہے جہاں عورتوں ہی کو نہیں مردوں کو بھی یہ خدمت فراہم کی جاتی ہو تو یہ لازماً حرام ہو گا۔

دین کے معاملات میں حضن اپنی پسند پر فیصلہ کرنا کسی لحاظ سے مناسب نہیں۔ ہمارے پاس قرآن و سنت سے دلیل ہونی چاہیے۔ جب تک یہ بات واضح نہ ہو جائے کہ کسی خاتون کے کسی دوسری خاتون کے غازہ لگانے سے حضن کی ترویج ہو رہی ہے، اس قسم کی اعانت کرنے اور گھر میں دوسری خواتین کو سہولت فراہم کرنے کو ناجائز قرار دینا ممکن نہیں۔ والله اعلم بالصواب۔ (۱-۱)